١٨



توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی غرض سے ... [illegible] ... اودھ پنچ ... [illegible] ... کی طرح ... کی کوشش نہیں کرتا ... [illegible] ... ہے۔

(۲) قیمت کی ... [illegible] ... کی رعایت ہے ... [illegible] ... سال بھر کے لئے ... [illegible] ... مل سکے گا۔

ضروری قواعد و ضوابط

(۱) ... اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) ... [illegible] ... سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی۔ ... [illegible] ...

(۳) ... [illegible] ... قیمت ... [illegible] ... ہے۔

(۴) ... [illegible] ... نہیں ہوتا۔

(۵) جو مضامین اودھ پنچ ... [illegible] ...

(۶) مضامین ... [illegible] ...

نوٹ: جو حضرات خریدار ہیں ... [illegible] ... ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ نمبر ۱۹

مضامین

۵ جون ۳۲ء

کسوٹی کی جڑ

کوئی دیکھے لڑے گلا کے پھول
کہ ہم تو کسوٹی کی جڑ دیکھتے ہیں

(ونہالہ ناظم)

اس کے بعد شاہان مغلیہ کی آخری یادگار ہے تصویر مقابر ہیں۔ چونکہ فرمانروایان مغلیہ عمارت سازی میں ایک امتیاز رکھتی ہے اس کا مذکور رسالے میں شائع اور تصویر کے اصل نمونے دکھائے گئے تھے۔ یہی مرتبہ باقی بھی مضامین کے مضمون نگار صاحب کا مضمون زیر مقبرہ ہمایوں کا مدفن۔ اکبر کی آرامگاہ۔ جہانگیر کی تربت۔ شاہجہاں کی [illegible] ایک مضمون لکھ کے کسر باقی رہ گئی تھی پوری کر دی۔ یہ مضمون نہ چھاپا جائے گا۔ نہ ضروری ہے نہ فضول [illegible] جو تصویر اس میں شامل ہے وہ ضرور قابل التفات ہے۔ اس تصویر کا نام ہے رقص۔ قابل مصور نے تخیل کا کمال دکھایا ہے۔ دنیا میں رقص کا ایسا عجیب رنگ شاید کسی نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ ایک [illegible] ناک اور [illegible] ہونٹوں اور [illegible] والی عورت اوپر سے نیچے تک [illegible] ایک ٹانگ زمین پر [illegible] کھڑی ہے۔ یہ شلوار اوپر سے [illegible] بالکل [illegible] معلوم ہوتی ہے جس کی [illegible] پنڈلی کے پاس [illegible] سے باندھ دی گئی ہے جو ٹانگ زمین پر ہے وہ [illegible] نما ہے۔ اور جو بلند ہے وہ انگریزی کے [illegible] حرف اے کی طرح ہے۔ دایاں ہاتھ [illegible] سے کچھ فاصلہ پر لٹکا ہے بایاں ہاتھ [illegible] سے دور سوئے آسمان ہے جس کی انگلیاں نہایت

نہیں کہ [illegible] کسی میں پڑی ہیں۔ [illegible] اگر [illegible] ایسا [illegible] ہے کہ سبحان اللہ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کھینچا گیا ہے۔ جیسے چہرہ [illegible] سر [illegible] ہیں جن کی زنجیر [illegible] پشت اور گلے سے متعلق ہیں۔ بالائی حصہ جسم پر صرف [illegible] ہیں یا دو [illegible] کے [illegible] ہے جس پر [illegible] کے [illegible] ایک چادر اڑتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ چادر کہیں [illegible] اور کہیں [illegible] ہے مگر یہ ایک [illegible] ہے معلوم ہوتا ہے [illegible] صاحب [illegible] میں [illegible] جس کا نام شاید [illegible] [illegible] نیچے [illegible] جانے سے کپڑے کی صورت میں نمایاں ہو گئی ہے۔ نظر [illegible] آنکھ [illegible] اور [illegible] جائے تو [illegible] شروع [illegible] کر کے [illegible] میں سفید [illegible] اور [illegible] لڑیاں [illegible] بظاہر گردش کی وجہ سے بے ترتیب ہو گئی ہیں۔ تصویر کی زمین سیاہ ہے اور [illegible] سفید۔ [illegible] تصویر کے نیچے [illegible] تک ایک [illegible] جس کی [illegible] کے پاس سے [illegible] کے باعث [illegible] ہے۔ [illegible] کی گئی ہے اور [illegible] نیچے سے [illegible] سے باریک [illegible] ہو گئی ہے۔ ایسی [illegible] دنیا میں کسی نے دیکھی نہ ہو گی۔ [illegible] ایک عورت [illegible] ہے اور [illegible] دوسری [illegible] شاید [illegible] کی ہیں۔ [illegible] ہاتھ میں [illegible] ہاتھی [illegible] ہے۔ [illegible] کے سر [illegible] ہے۔ مگر [illegible] کی طرح [illegible] ہوا [illegible] ہے۔

قابل مدح و ثنا [illegible] آنکھیں [illegible] بنائی گئی ہیں۔ ایک [illegible] کی گاڑی [illegible] کی دم میں باندھ دیجئے [illegible] اس سے کھینچا [illegible] دیجئے [illegible] کی جو شکل بنے گی وہ اس [illegible] کی شکل کی تشریح کر دے گی۔

غالب کا شعر ہے

[illegible] انداز نقش پا
[illegible]

[illegible] ومستحق ثنا خواں ہیں۔

شاعر کہہ گیا ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible] شاعر [illegible] کے زندوں [illegible] جاتے تھے۔ جناب [illegible] صاحب نے اپنے خیال میں [illegible] کی تصویر [illegible] لیکن [illegible] سے ایک [illegible] حقیقت ایک [illegible] کی تصویر ہے۔ رقص کی نہیں۔ اور دوسری جس کا اسم گرامی ہے [illegible] بنگالی آرٹ [illegible] وہ ایک [illegible] ہے۔ میاں [illegible] آپ ہی [illegible] ہیں۔ یہ [illegible] ہے جس پر [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

گویا جام سے صراحی بھری پڑی ہے۔ اس میں جام کی آدھی
آدھی شراب انڈیلی جائے تو بھی لبالب معلوم ہوتا ہے
اور اُبل پڑے۔ دو ذرا بھی ہلا ہے مگر نہ ہو زیادہ
تھی ابھی خاصی دور ہے چھٹا جائے گی بات ہو گئی
ہے جو ساقی منہ چھپائے کسی جانب سے ان کی بے
یک زانو بیٹھی ہیں۔ ایک ہاتھ گھٹنے کا ٹیکے ہوئے ہے
دوسرا اوپر کے اندر سے اٹھے ہوئے گھٹنے پر
پیالی ٹوٹ گئی ہے اور پڑے ہوئے ساقی کو دیکھنے کا تماشا
معلوم ہوتا ہے کہ بچے نے ماں کو آغوش میں
سے دی ہے۔ ایک بڑا سا خاصدان [illegible] کے
گنبد کے برابر پاس رکھا ہے۔ خاصدان کے
قریب چھوٹی سی سرو کے برابر [illegible]
خاص دلکشی ہے [illegible]
بیچ میں اس کے نیچے پڑا [illegible] ہے
[illegible] اور ایک [illegible]
کمسن [illegible]
کر کے چل رہا ہے۔

اگر ایسی مصوری ہی دنیا میں پیش کرنے کے قابل ہے
تو پھر بات ہی کیا۔ ہمیں تو امید نہیں کہ اہل نظر ان
تصویروں کی جانب ملتفت بھی کریں گے۔

حال کے ادبی رسالوں کے ایڈیٹروں کا تصاویر
کی وبا میں مبتلا ہونا اور تصویر کے حسن و قبح جانچنے
کی نظر نہ رکھنا دنیا کے واسطے نہایت عجیب ہے
مگر ہم سے تو دیکھو ذرا بھی عجیب نہیں۔ اسلیے کہ
انہیں سے اکثر کی ادبی قابلیت و استعداد بھی
ایسی ہی ناستحکم ہے۔ ان سے کسی قسم کی
شکایت نہیں کی جا سکتی اور شکایت کی بھی جائے
تو جواب بھی ایسا ہی معقول ملیگا جیسا کسی خانساماں
نے لیڈی کو دیا تھا۔ خانساماں میز پر شوربے کا
پیالہ رکھ کے چلا گیا صاحب نے شوربے میں کئی
مکھیاں پڑی دیکھیں۔ صاحب نے بلا کے
مکھیاں دکھائیں۔

"کیوں بے! اتنے سے شوربے میں چار مکھیاں!"
خانساماں نے دست بستہ عرض کی "حضور خدا کی
قسم میں نے آٹھ مکھیاں ڈال کے دیا تھا۔ نہ معلوم
چار کو کون کھا گیا؟"

ان حضرات کو یہ عیب ہنر دکھائی دیتے ہیں ان
تصویروں میں بھی تو اتنے ہی عیب نظر آئے۔
ممکن ہے کہ چار ہی اڑ گئی ہوں۔

انگریزی رسالوں اور اخبارات کی ضرورت کی تقلید بھی
آسان نہیں۔ اس لیے کہ ان میں تصویریں بھیجنے
والے اس فن خاص میں مہارت کامل رکھتے ہیں اور
ان کے ایڈیٹر خود بھی صاحب نظر ہوتے ہیں۔ بخلاف
ان کے ہندوستان کے اکثر اردو رسالے اور
اخبارات کے ایڈیٹر نہ خود اس فن سے واقف ہیں نہ
ماہر مصور انہیں میسر ہیں۔

ان کے یہاں ذرا مضحک کارٹون ناظرین کو خوش کرنے
مصور دولت پر [illegible] ہیں۔ اور وہ اس
مسئلہ پر بالکل متاثر نہیں ہوتے جس پر تصویر کی
بنیاد ہے۔ سال گذشتہ ایک متعدد [illegible] نے
مسٹر لائیڈ جارج سے متعلق تصویر بنوائی مگر چہرہ
مسٹر لائیڈ جارج کا نہ تھا۔ بلکہ مسٹر سنوڈن کا تھا۔
ہاں سر تصویر پر نام لائیڈ جارج کا کر دیا تھا۔
واقعہ کو وقت نہایت عجیب ہوا کہ چند روز کے بعد
اتفاق سے ایک ادبی انگریزی رسالہ سامنے
آ گیا دیکھتا کیا ہوں کہ بعینہ وہی تصویر ہے جو اردو
کے رسالے میں تھی۔ تاریخ اشاعت پر جو نظر ڈالی
تو معلوم ہوا کہ انگریزی رسالہ اس اردو مجموعہ کے
مطبوعات سے دو تین مہینے پہلے شایع ہو چکا تھا۔
اور اس نے مسٹر سنوڈن کو اس کارٹون میں
بنایا تھا۔ اردو رسالے کے ایڈیٹر صاحب نے
شاید اس خیال سے کہ ہندوستان میں انہیں
کون پہچانتا ہے۔ لائیڈ جارج اور سنوڈن
دونوں انگریز ہیں اب لائیڈ جارج کی تصویر
کہاں ڈھونڈتے پھریں۔ اور وہ کیونکر ملے گی
مثل مشہور ہے کہ ساس کے پوت سب ہی برابر
وہ نہ جیٹھ خاوند ساس ہی کے پوت ہیں لکھا رکھا
جوں کا توں نقل کر دیا۔ تصویر ایڈیٹر صاحب کے مطلب
کے موافق نہ تھی۔ اس لیے آٹھ سطر کی عبارت
نیچے لکھ دی کہ اب لوگ ہمارا مقصد سمجھ گئے ہونگے

اگرچہ ہمارے خیالات تصویر میں وہ دلکشی نہیں۔
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان تصویروں کے اہم تصویر اول کا حال بیان کیا جائے جو اس نمبر میں شائع ہوا ہے۔ کوئی شمار کرکے اس تصویر کو دیکھنا لازم ہے۔ پہلی تصویر یہ ہے، ایک جاپانی تصویر کی نقل جو ایڈیٹر صاحب نے نقل کی ہے … نظر آتے ہیں … پہلی کشتی زمین کے … ایک … طائر کے دونوں طرف پانی۔ اس طائر کی علت معلوم نہیں آیا طائر کی گردن پر … ہے … پھر انگلی کس سمت سے نکالی گئی۔ اور ایڈیٹر صاحب نے اسے سبز رنگ سے کیوں رنگ دیا۔ اس قسم کی طلائی تیلیاں یا لکڑیاں ان قدموں کے نیچے لگی ہوئی ہیں جو ندی کے کنارے نمایاں ہیں … تعجب … کے وسط میں ایک ایک ستون کھڑا ہوا ہے اور دونوں ستونوں پر ایک افقی ستون انگلی کی طرح بچھا ہوا ہے۔ یہ بھی طلا اور زر … ہیں۔ بہر حال منظر تو عجیب ہے لیکن طلاکاری … بالکل ضائع کر دیا … چڑیاں تک سونے کی ہیں … کرنے کے وقت … اسے … اور … کرنے کے لیے … تو دیکھو سونے کی چڑیا اڑی جاتی ہے۔ بچہ گھر کے اوپر دیکھتا ہے اور جب … طرف … ہے تو … کی ہوئی لال لال چڑیا پر نظر پڑتی ہے۔ یہاں سونے کی چڑیاں … دکھائی دیتی ہیں … کرنے والا کوئی نہیں۔

یہ طلاکاری غالباً جناب ایڈیٹر صاحب کی خوش ذوقی … اور اگر یہ … صحیح نقل ہے تو سلیقۂ انتخاب تصویر کا حسن قابل اعتراض ہے۔

تصویر نمبر ۲ نقاشی کا عمل ہے اس میں … ہیں … عورت کے سامنے ایک کرسی یا پتھر کا … ہے اور … کسی چیز کی … پکار نہیں آتی … پیدا ہوتا ہے اور رقص محبت … (حضرت) کا … وصل الٰہی … نئی کتاب نصیحت نامے کی … زیب جسم ہے … صاحب کا تکیہ لگائے … ایک … ہے دوسرا بیٹھا ایک ہاتھ … پر بیٹھا ہے … دونوں آنکھیں … بالکل سادہ ہے۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاکہ … بنانے کی … کسی حالت امکان … کی اصل … نقاشی سے نا آشنا نہیں جتنا نقش کشی … غلط … نہیں کر سکتے … اگر یہ نقاشی … اسلامیت … کے حسن ذوق کو انھوں نے یہ نئی چیز دکھائی۔

تصویر میں یہ چیز نئی ہے کسی نقاش کی قسمت میں ایسی نہ ہوگی … سر سے پاؤں تک ساری … بیٹھنے کے بعد … کوئی نقاش نقاشی … ہو سکتا ہے۔

ان تین … میں سے وہ بالکل سادی ہیں … ایک … خوش … ہے گر یہ نقاش نہیں معلوم ہوتا ہے … یہ مطالعہ کر رہی ہیں۔ نقاش کے پاس کوئی اور سامان … چیز ہی نہیں ہے۔

تصویر پر کوئی ایسا … حال ہی نہیں لیکن … قابل التفات ہو … ممکن ہے کہ … کی طبیعت کو … کے لیے … کی طبیعت اس سے … ہے۔

(باقی آئندہ)

راقم
…

کنایۂ عرب

مجھے … ایک عربی کتاب … اس … عرب کے … والی اور …

روایت ہے کہ ایک اموی سلطان … کرتا تھا … شاید … ایک … کی ضرورت ہوئی … نَحْنُ … قَبْلَكَ مِنَ الْمُغْتَبِينَ … نکال دیا گئی۔

بعض شاہی … نے کہا کہ صاحب "تحیص" … "تحیص" تھا … كانت النقطة على … تھا۔

الغرض ممکن ہے کہ … "تحیص" … "تحیص" تھا لیکن … کنایات … کوئی خاص کتاب موجود نہیں عربی میں کئی کتابیں ہیں۔ چنانچہ جو کتاب ہمارے مطالعہ میں اس وقت ہے وہ … کنایات کی بحث میں ہے …

مختصر یہ ہے ... بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ... [illegible] کنایات میں وہ نظمیں تھے۔

(۱) عرب کہتے ہیں فلان من قوم موسیٰ = فلاں شخص موسیٰ کی قوم سے ہے۔ اس کی تشریح یوں بتاتا ہے۔ موسیٰ کی امت ایک ہی قسم کی غذا کھاتے کھاتے اکتا گئی تھی اور بہت کبیدہ خاطر تھی۔ لن نصبر علی طعام واحد (ہم ایک ہی قسم کے طعام پر ہرگز صبر نہ کر سکیں گے)۔

لاکھ بچے تو آجکل کے ہندوستانی بھی بالکل تشبیہ ہوں گی کی قوم سے ہیں۔ حکومت نے ان کو ایک بڑے عرصہ سے آبالی دال کھلانا شروع کی تو آجتک اپنا دستور نہ بدلا۔

ادھر سے من و سلویٰ برستا رہا اور حسرت لن نصبر کا تقاضا ہوتا رہا۔

اب ابھی جلیل سرزمین کی ... رہی لیکن گردش تا بہ جلالی ... ہوتی ہے تو ظلم الا سے ... [illegible] ... کا کام آپ حکومت نہیں کرتی ہے مگر تجربے سے ... آپ کی جگہ لاکھوں اور کھیتیں نکلنا شروع ہوتے ہیں۔

(۲) عرب کسی حسین عورت کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں قد ابتسم من رضوان ... رضوان کی نگاہ سے بچ نکلی رضوان جنت کا نگران ... تو جنت کی زینت تھی ہمیں اس کا دیدار کیسے نصیب ہوتا۔ ہم بھی جب کسی خوشحال سے دوچار ہوتے ہیں تو دل میں کہتے ہیں کہ یورپ سے خدا جانے کیونکر بچ نکل آیا۔

(۳) [illegible] ... خلیفہ شوکت ... [illegible] ... بیچارے ... [illegible] ... شکل کی جاتی ہے ... خلیفہ شوکت ... جنت کی ... حاصل کی اور ... ان کا خیال ہے کہ ہم ... کمال ... بیٹھے

... [illegible] ... نہ دیا۔

(۴) قاتلات الحمار = عاجن ... اگور ... گلق ... بڑھاپے میں جب گدھے کی پشت پر اچک کے بیٹھنے کی طاقت نہیں رہتی تو بڑے میاں اونچی زمین پر کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ زین تک پہنچنے کی آسانی ہو جائے۔ ... یہاں بھی اجتہاد سے بعض اخبار نویس جو کسی زمانے میں گدھا (بیوقوف) بناتے ہیں اور اونچی زمین پا جاتے ہیں تو تیری کی گرمی کھیلنے لگتے ہیں۔ مگر ان اخبار نویسوں کا بڑھاپا ہونا لازمی نہیں۔

بڑھے کو عاجن اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اٹھتے وقت ہتھیلیاں زمین پر ٹیکتے ہیں۔ عاجن اس ناقے کی بھی صفت ہے جسکے پیٹ میں بچہ نہ ٹھہرے گا گا بوڑا ل دے۔ بڑھا ... راکع یعنی رکوع کی حالت ظاہر ہے۔ ... ٹیڑھی قطع۔ کمان کی صورت۔

جوانی جاتے ہی کایا پلٹ گئی ہوں لیکن
کمان ہو گیا وہ جو خدنگ تھا تیر

کسی جوان نے ایک بڑے میاں سے ان کی ٹیڑھی کمر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا "یہ کمان کتنے کو بیچو گے؟" بڑے میاں مسکرا کے بولے "میاں ذرا صبر کرو اگر جیتے رہے تو مفت مل جائے گی" اب رہا کثیر القب تو یہ کنایہ تمام کنایات سے زیادہ عبرت آموز ہے۔ بوڑھوں کی عادت ہے کہ اپنی جوانی کی کہانی بڑے شد و مد سے کہتے ہیں۔

کنت کذا اوکنت ارکب الخیل وکنت ... میں ایسا تھا میں یوں گھوڑے پر سوار ہوتا تھا میں رستم کا باپ تھا۔ میں شیر کے گلے پر ہاتھ ڈالتا تھا۔ مجھ پر حسین عورتیں جان فدا کرتی تھیں ہائے ہائے

ہائے وہ جوانی ... میری ... نہ پوچھ
شرم آتی ہے ... بتاتے ہوئے

ہمارے خلیفہ شوکت البتہ اس بڑھاپے میں بھی ... اپنا صحیح ... کہتے ہیں کہ ... شرم ... آئی ہے۔ ابھی ہم تو بڑھاپے میں ایسے ہیں کہ جوانی میں بھی نہ تھے۔

... اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کی حالت فقر سے بدل گئی ہو۔

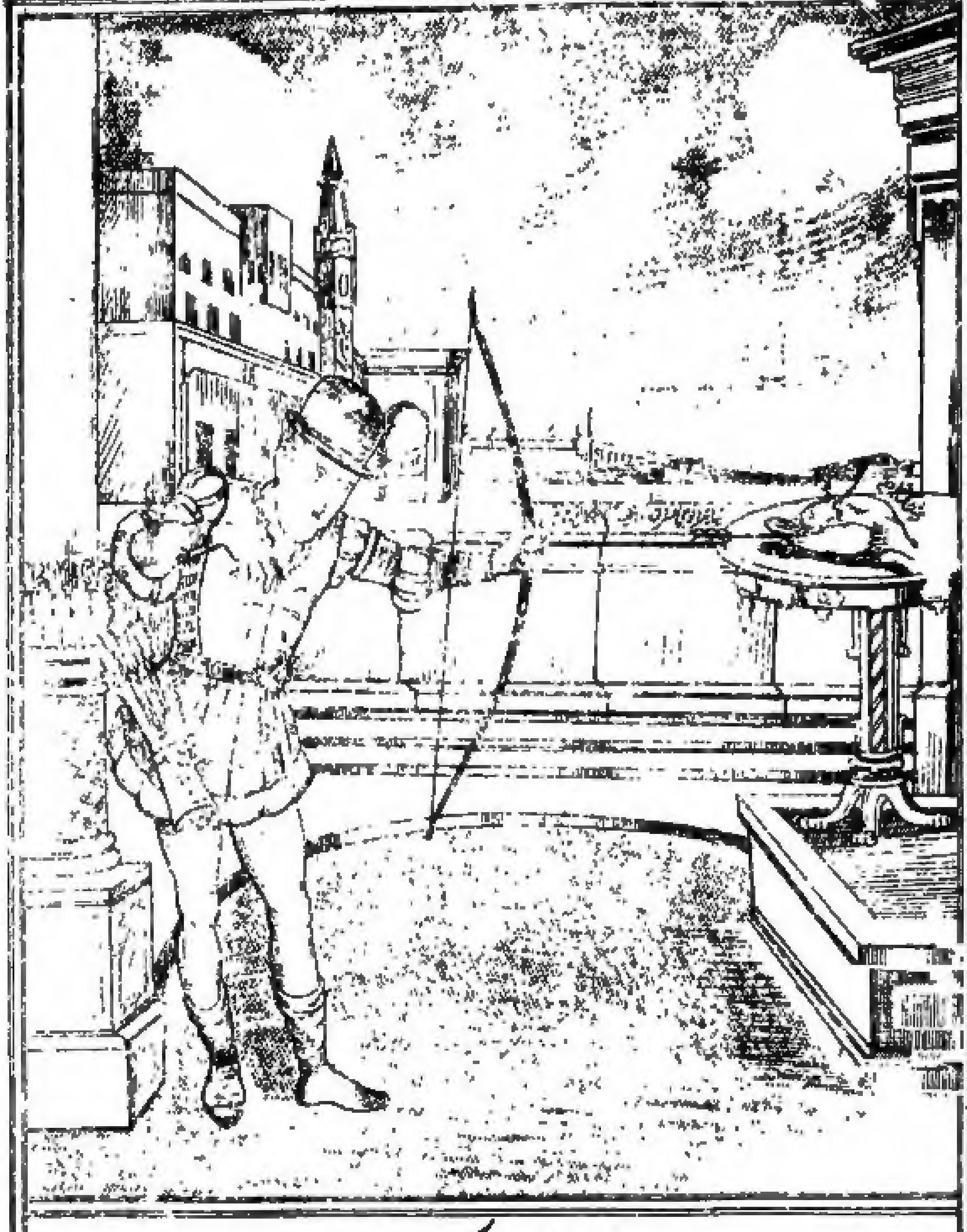
(۵) جو شخص قاضی کو رشوت دیتا ہے اسے کہتے ہیں۔ فلان صب فی قندیلہ زیتا = اس نے تو قاضی کے چراغ میں تیل ڈال دیا۔

یہ تماشا دیکھنا ہو تو مختلف محکموں کی سیر کیجئے سو میں پچاس چراغ تیل کے اخبار میں ... آئیں گے۔ ہر چراغ پر اسے تیل سے ٹپیاں لگتا دکھائی دیگا۔

(۶) ... ضیف الامیر ... امیر کا مہمان وہ شخص ہے جو خوب موٹا تازہ ہو ... امیروں کے گرد مفت خوروں کا ہجوم ہوتا ہے اور مفت خوری اہلی کو فربہ کرنے کا عجیب نسخہ ہے۔ کہتے ہیں حجاج کے وقت کا مشہور ہے کہ حجاج نے غضبان کو جو قید خانے سے بلا کے ... (کہا) جی تم تو موٹے ہو گئے سارا ذیل میں پیلا ہو گیا؟ غضبان نے کہا من یکن ضیف الامیر یسمن = جو کسی امیر کا مہمان بنتا ہے موٹا ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی جیلوں میں بھی یہی وصف ہے۔ ظاہر میں چاہے گوشت کے لچھے نہ دکھیں مگر جب وزن کیا جائے گا وہ چار رتی بڑھا ہوا ہی ہو گا۔ اس لحاظ سے انہیں بھی ضیف الامیر و سرکاری مہمان کہہ سکتے ہیں۔

اور اس وجہ کہ جناب شوکت بھی ضیف الامیر تھے اب جار الامیر بلکہ خود امیر ہیں دونوں لقبوں سے ملقب ہو سکتے ہیں۔

(۷) ذروق الکبد - فوجی المحصر ... اسم ... الشیخ الفریب ... کتابیں بہت جھوٹ بولنے والے ... ذروق الکبد ... اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس کی بات کا قدم ہر جگہ پھسلتا ہے کہیں قیام نہیں کرتا۔



رستم زمانہ حکومت

گو نہیں ہند میں اسوقت تو نخچیر بہت
پر جو ہو جائیں تو ترکش میں ہیں تیار تیر بہت



بعض گھوڑوں کی عادت ہوتی ہے کہ آگے کے دونوں
سموں کو بلند کرتے ہیں اور پھر زمین سے لگا دیتے ہیں
اس حرکت کا نام عربی میں قمص ہے۔ گھوڑے کا
وہ مقام ہے جہاں سے ... خارج ہوتی ہے۔
لہذا قموص الحجرہ سے مراد کہنے کا — یہ معنی
کو تاہ اچھلنا ہوا۔ جس طرح یہاں غازی پر عربی یہ معنی
مسافر ذہن سے کرتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹے صاحب
کا پیٹرا صرف ... کرتا ہے جو چال منزل
طے نہیں کر سکتی۔

اسپ شید (یعنی جو ... نہیں) شاید اس بات پر کنایہ ہو کہ اگلے زمانے میں یہ مجمع جاسوسی و کوچہ گردی کی اصولی ہندی عرب میں چلتا ہوگا جس نے اپنی ذات کو شہزادہ بنایا ہوگا مگر تحقیق و تفتیش سے وہ اگلو اجبار کا فرزند رشید ثابت ہوا۔ اب معلوم ہوا کہ ہندوستانیوں کا جھوٹ صرف آنجہانی لارڈ کرزن ہی نے نہیں بتایا یہ مدتوں کی کمائی ہوئی بات ہے۔ اگر یہ غلط ہے ہندوستانی جھوٹ بولنے میں کسی

"تجاء و ادات الوطب" رکھ دیا کہ زمانہ بگڑ گیا اور خود
ہی غیر مرحوم وطب میں اسے مرغا گردہ بھولی ہے ابھی
بھولی نہیں ہوا کہ ہمیں نہیں پہونچا پھر یہ جھوٹے کا
نام فاختۃ البلد رکھ دیا۔

اب لغات سے سوداں حیوانات کے بولے سوچا رہے
بے زبانوں کی وکالت کا حق مفت ادا کیے دیتے
ہیں۔ گرگٹ کو آدمی انگلیاں شمار کر کے لوگوں کو بتاتا ہے
وہ لوگوں کی سمجھ میں اکثر نہیں آتا۔ حالانکہ گرگٹ

اس کتاب کے طرازوں سے کتاب کو [illegible] اپنی [illegible]
ہاتھ ... اور سے ہم نے چار کتابیں گنائے تھے ان میں
سے "الشیخ الغریب" کا حال آ جھوٹ ہی کیا ہے
یہاں فاختہ کو دیکھیں۔ سنیے صاحب!۔
شیخ غریب کے معنی ہیں مسافر بڈھا۔ کہتے ہیں کہ ایک
مسافر پنشادہ سال عرب میں جا کے دور دراز پر
آمادہ ہو گیا۔ سنگھرنے عمر کا سوال کیا تو فرمایا ساٹھ
سے کچھ کم ہی ہے۔ زمانے سے بال سفید ہوگئے وقت
گرگٹ کا نقش پیدا ہونی
خاصہ ہے۔ اس وقت
سے بڑھے گو [illegible]
کہنے لگے [illegible]
علیم قوم دنیا کے لیے
خانشت پیا نہیں کرتے۔
مگر یہ جو طب پر یہاں
پیدا کرتا ہوتا ...
دوست [illegible] ہو
انہاں [illegible] کو اپنی عمر
کے ... [illegible]
روایت اس واقعہ کی
گواہ نہیں۔ لہذا یکتا
جھوٹا اور بالکل جھوٹا!
ہے۔
(۸) ریحانہ النسیم۔
نسیم، طیب، بیچارہ
کیا ئے تام یعنی [illegible]
سے متعلق ہیں۔ ازجانج



"بے جا جھک مارتا ہے"

جون ؟

دوسرے کے شاگرد ہیں استاد یا موجد نہیں کہ اپنا یہ
کرنے والوں نے خود بنا سلیا؟ ... دیکھا ورنہ
شرما جاتے۔ حدیث کی کتابوں جھوٹے راویوں سے
بھری پڑی ہیں۔ جب حدیث کی کتاب جھوٹ سے
خالی نہیں تو تاریخ و شعر کس شمار قطار میں ہے۔
ان کے علاوہ مجھ نے کہ فاختۃ البلد بھی کہتے
ہیں یہ عجیب جھوٹ ہے یعنی پہلے تو خود ہی
فاختہ کی "فخر عرب" یا کو [illegible] سے معنی الغریب

ذی عقل ہوتا ہے۔ مگر آپ چلے ہیں فاختہ کی زبان
سمجھنے۔ اے کیوں نہ ہو۔ آج اگر ہندوستان میں
کوئی شخص فاختہ کو جھوٹ کی نسبت دے تو
دفعہ (۵۰۰) تعزیرات ہند کا طوق گلے میں پڑ جائے
دوسرے یہ کہ عرب ہی کے صوفیائے کرام نے اس کی
تکذیب یوں کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ فاختہ کہتی ہے
"حق ہے ... وہ کا سید حق ہے" اور یہ جملہ
کوئی نہیں بلکہ بہرونت صادق آتا ہے۔ پوچھیے

سنیے۔ نسیم ہلکی خوشگوار ہوا، طیب، خوشبو بیچارہ
بیسہ کہ شیشے میں بہ ... رکھی جائے ... دکھائی دیتی
ہے اس بیچارے چغلی کھاتا ہے بھید چھپا نہیں سکتا۔
نسیم باغ سے پھولوں کی لپٹ لوگوں کی ناک میں پہنچاتی
ہے اور پھولوں کے دشمنوں کو اس کے وجود سے مطلع
کر دیتی ہے۔ صبح شب کی بدکرداریوں کے حالات
ہویدا کرتی ہے اور خوشبو (یعنی بو) تو خود بھی پوشیدہ
نہیں رہ سکتی مثل مشہور ہے "مشک آنست کہ خود ببوید"

والی، اسے ہی یہ تمام کتابیں لغت سے متعلق ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ ان کی جو [illegible] ایک بڑی خصوصیت ہے اور [illegible] ایک ہی سی گئی ہیں۔ اگرچہ [illegible] مرکبات ہیں جن کو [illegible] شبہ ہونے لگے کہ عجیب [illegible] پیدا نہیں ہیں۔ جب [illegible] کا وقت [illegible] یاد آ جاتی ہے۔

(۱) خلافت و وصیٔ آدم [illegible] آدم کا جانشین ہے یا اس قاضی [illegible] اولاد آدم کی [illegible] ہے۔

یہ [illegible] ایک گاؤں میں کسی شخص کو [illegible] ہو گیا۔ اسے [illegible] کے اس کے لیے [illegible] ہمارے نزدیک آج کل کے تمام [illegible] "آدم" ہی آدم کے [illegible] ان ہی [illegible] سر ہے۔ اگر یہ [illegible] کے سوا دوسرے کو ان کی ذات سے کوئی نفع نہیں پہنچا [illegible] کی روٹی خود کھاتے ہیں اور جو کچھ بھی اولاد آدم کو دیتے ہیں وہ بھی کب؟ جب اولاد آدم ہی سے کوئی شبانہ روز ان کی خدمت کے سامان بہم پہنچا [illegible] ان کا بازار گرم کرتے ہیں [illegible] دیگر فرزندان آدم [illegible] دیسی ہونے کے قابل ہے۔ ان اوصیائے آدم میں سے اعلیٰ مرتبہ [illegible] کو حاصل ہے۔ اس سے کم مرتبہ [illegible] کا ہے۔ اس سے کم درجہ [illegible] سمجھا گیا ہے۔

اوصیائے آدم کا مفصل حال آئندہ عرض کیا جائیگا۔

([illegible])

مولانا نجم کی نوٹ بک

شیخ عبداللہ [illegible] مرحوم

کسی زمانے میں ایک مشہور مسلمان انگریز [illegible] میں رہتے تھے۔ قانون پیشہ تھے [illegible]

مسلمان ہو کے اسلام کی خدمت پر مختلف کتابیں لکھیں

انہیں لوگ شیخ عبداللہ کو کہتے تھے۔ انھوں نے [illegible] میں دو یتیم ناول لکھے جنہیں اسلامی مسائل تمدن کا مقابلہ دیگر [illegible] کیا اور بدلیل ثابت کیا کہ اس سے بہتر [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] مرحوم [illegible] اور عربی فارسی اور [illegible] زبان سے اچھی طرح واقف تھے۔ ان کا پورا نام مسٹر ولیم [illegible] تھا [illegible] ان کی تقریریں و تبلیغ اسلام [illegible] مسلمان ہوئے۔ ایک مسجد [illegible] کے منتظم امام وہ خود ہی تھے [illegible] ان کی شہرت کا [illegible] گزشتہ [illegible] انتقال کی خبر [illegible] ایک آدھ اسلامی اخبار [illegible] کسی اسلامی پرچے نے ان کے حال پر [illegible]

تصویریں اخباروں کا فقدان [illegible] آئے۔ اسلامی رسالے محض چندہ وصول کرنے کے لیے نکلتے [illegible] ہندوستان میں [illegible] ایسے [illegible] مسلمانوں کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو تمام ہندوستان [illegible] زندگی ہے۔

خدا مغفرت کرے [illegible] عالم اور ادیب تھے۔

آرڈیننس کی چیرہ دستی [illegible]

خیال تو کیجیے [illegible] ہندوستان [illegible] ہندوستانی پولیس [illegible] واقعہ یہ ہے کہ [illegible] ہندوستان میں [illegible]

کانگرس کی چند [illegible] خلاف قانون قرار پا گئیں [illegible] لاٹھی [illegible] سرزمین [illegible] آنکھوں سے [illegible] برستے دیکھیں۔ ایک لاٹھی میں کسی پولیس والے [illegible] حاصل کر لایا ہوں [illegible] لاٹھی نہیں ہے اصل لاٹھی ہے جس نے [illegible] سیکڑوں کانگرسیوں کے جسم پر [illegible] اگر [illegible] ہمارے [illegible] کی اطلاع [illegible] مسٹر [illegible] مجھے [illegible] آزاد کمیٹی تحقیقات کے واسطے [illegible] رہا۔ خیر، اگر [illegible] فیصلہ [illegible] بازی [illegible] حکومت کا کیا کمال ہے۔

معلوم نہیں مسٹر [illegible] سچ کہتے ہیں یا جھوٹ۔ اب تو ہندوستانی لاٹھی [illegible] آرڈیننس کے دائرہ [illegible] سے باہر ہیں۔ آرڈیننس ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مگر ان پر [illegible] لاٹھی [illegible] آرڈیننس [illegible] پولیس کے قبضے سے ناجائز طریقے پر حاصل کر لینا۔

[illegible] آرڈیننس [illegible] ہندوستانی [illegible] حکومت [illegible] ہندوستان [illegible] قید کا [illegible] کھائے گا۔

شرائط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) ... پیشگی ... کرنا ... [illegible]
(۲) ... [illegible] ... کی جائے گی۔
(۳) ... [illegible] ... کمیشن ... صاحب کر دیا ... [illegible]
... [illegible] ... جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ ہے کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے سُروں کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا ذخیرہ بے بہا آپکو اس کتاب میں ملیگا حقیقت یہ ہے کہ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستانی اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ